68

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

خطبہ نمبر

الفضل

روزنامہ قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵ مورخہ ۲ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ یوم شنبہ مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۳۷ء نمبر ۱۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصلاح اعمال کے متعلق زرّیں ہدایات

۱۔ "مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہی خدا کو دیکھینگے مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہوں سے نجات پائینگے۔ مبارک تم جبکہ تمہیں یقین کی دولت دیجئی۔ کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا"

۲۔ "ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے عاجز مخلوق کو خدا بنایا۔ ہلاک ہو گئے۔ وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے"

۳۔ "تمہیں چاہیئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو۔ اور اُن کو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں سچا فلسفہ وہ ہے۔ جو خدا نے تمہیں اپنی کلام میں سکھلایا ہے ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں۔ اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا"

۴۔ "رحم کے لائق بنو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔ اضطراب دکھلاؤ۔ تا تسلی پاؤ۔ بار بار چلاؤ۔ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑ لے"

۵۔ "تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ۔ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو"

۶۔ "تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو۔ اور سانپ کی طرح مت بنو۔ جو کھال اتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے"

۷۔ "وقت تھوڑا ہے۔ اور کارِ عمر ناپیدا۔ تیز قدم اٹھاؤ۔ جو شام نزدیک ہے"

(کشتی نوح)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ جنوری۔ آج گیارہ بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور شیخ یوسف علی صاحب ہیں۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

صاحبزادہ ابو الحسن صاحب قدسی خلف حضرت سید عبد اللطیف صاحب شہید کابلی کے ولیمہ کی آج دعوت ہوئی۔ جس میں قریباً تمام افغان اصحاب کو جو قادیان میں مقیم ہیں۔ نیز بہت سے دوسرے اصحاب کو مدعو کیا گیا۔

ذکرِ حبیبؑ

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۱۹۔ بنی آدم سب آپس میں بھائی ہیں

شہید مرحوم حضرت سید عبد اللطیف صاحب افغانی کے رفقاء میں سے ایک صاحب مولوی غلام محمد نام تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک عریضہ لکھ کر دریافت کیا کہ ہم خط و کتابت میں غیر احمدیوں کو برادر و مشفق مہربان و دیگر اس قسم کے الفاظ لکھ سکتے ہیں یا نہیں۔ حضور نے جواب میں جو تحریر فرمایا۔ وہ درج ذیل ہے۔ چونکہ مولوی غلام محمد صاحب کا عریضہ فارسی میں تھا۔ حضور نے بھی جواب فارسی میں لکھا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکتوب شما بخواندم۔ نزد من ہیچ مضائقہ نیست کہ در خط و کتابت خود نرم الفاظ استعمال کردہ شوند۔ بنی آدم ہمہ برادر یکدیگر اند۔ پس برایں تاویل کسے را برادر نوشتن ہیچ مضائقہ ندارد و مہربان نوشتن ہم مضائقہ نیست کہ در فطرت ہر بنی نوع انسان قوت مہربانی و ہمدردی موضوع است مگر بباعث عجب و پردہ ہا پوشیدہ می ماند۔ خدا تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام را می فرماید وقولا لہ قولاً لینا لعلہ یتذکر او یخشیٰ۔ والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ

مفتی محمد صادق قادیان ۱۳؍جنوری ۱۹۳۷ء

ترجمہ۔ آپ کا خط میں نے پڑھا میرے نزدیک اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کہ اپنی خط و کتابت میں نرم الفاظ استعمال کئے جائیں۔ تمام بنی آدم آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس لحاظ سے کسی کو "برادر" لکھنا کوئی مضائقہ نہیں رکھتا۔ اور "مہربان" لکھنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ ہر انسان کی فطرت میں مہربانی اور ہمدردی کی قوت رکھی گئی ہے۔ مگر بوجہ عجب اور پردوں کے پوشیدہ رہتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرماتا ہے فرعون کو نرم الفاظ کہنا شائد کہ وہ نصیحت حاصل کرے۔ یا اس میں خشیت پیدا ہو۔

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

از حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) سال سوم کی تحریکِ جدید کے اعلان پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرائض کو ادا کر دیا؟

(۲) تحریکِ جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱؍جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

(۳) مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپ کا صرف یہی فرض نہیں۔ کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدے سے اطلاع دے دیں۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

(۴) تحریکِ جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے ۳۱؍دسمبر ہے۔ لیکن جو شخص جسقدر جلد پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے سوائے اسکے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معذور ہے۔

(۵) جسقدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمتِ دین میں فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

(۶) بے شک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہنچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں۔ اور اسے اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اسکے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہونگے۔

(۹) خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا۔

(۱۰) تحریکِ جدید سال دوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ انکو بھی فوری ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

ایک نہایت ضروری درخواستِ دُعا

جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب حلقہ وسطی سیالکوٹ سے پنجاب اسمبلی کے امیدوار ہیں۔ انتخاب کی تاریخیں ۱۸ تا ۲۲ جنوری ہیں لہٰذا بزرگان و احباب سلسلہ کی خدمت میں خاص طور پر عرض ہے۔ کہ اپنے خاص اوقات میں چودھری صاحب کی کامیابی کے لئے دُعا کریں۔

خاکسار۔ فیض احمد

درخواست ہائے دُعا

راجہ بشیر احمد صاحب قادیان بعارضہ نمونیہ۔ چودھری سلطان احمد صاحب و چودھری فضل الرحمٰن صاحب قادیان بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ محمد حسن صاحب نقل نویس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے متعلق فرائض اور واجبات

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۶ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
آج بہت سے دوست جلسہ میں شمولیت کے ارادہ سے قادیان میں تشریف لائے ہُوئے ہیں۔ اور بہت سے اور دوست شام کو یا کل آنے والے ہیں۔ جو ابھی آنے والے ہیں۔ ان تک تو میں اپنا پیغام نہیں پہونچا سکتا۔ لیکن جو آچکے ہیں انہیں ان

فرائض اور واجبات

کی طرف توجہ دلاتا ہُوں۔ جو اس جلسہ میں شمولیت کرنے والوں پر خدا اور اس کے ماموروں کی طرف سے عائد ہوتے ہیں۔ قادیان کا یہ جلسہ اپنے اندر میلہ کا رنگ نہیں رکھتا۔ کہ دوست یہاں جمع ہوکر خرید و فروخت کریں۔ نہ یہ اجتماع تفرج یا دلچسپی کے لئے کیا جاتا ہے۔ کہ لوگ اس میں شامل ہوکر اپنے دل کی خوشی کے سامان مہیا کریں۔ بلکہ ان دنوں

قادیان میں جمع ہونے کی غرض

صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارے معبُودِ حقیقی اور ہمارے خالق نے اس زمانہ کے لوگوں کی حالت کو دیکھتے ہُوئے اور دُنیا میں مختلف اقسام کے فتنے اور فساد دیکھ کر آواز دی ہے ان صادق الوعد لوگوں کو۔ جو ایمان میں سچے۔ اور وعدوں میں پکے ہیں۔ ان کو بُلایا ہے۔ کہ اس کے

دین کی ترقی

اور اس کے نام کے علو کے لئے اس مقام پر جمع ہوکر تدابیر اور تجاویز کریں۔ پس جس طرح نازک وقت پر انسان کا دل فضولیات اور لغویات کی طرف متوجہ نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح اس موقعہ پر بھی ہر قسم کی لغویات سے پرہیز لازمی ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس جلسہ کی کیفیت عام جلسوں یا میلوں کی نہیں ہوسکتی۔ میلوں میں لوگ اس لئے جمع ہوتے ہیں۔ کہ خوشیاں منائیں۔ مگر ہم یہاں اس لئے جمع ہوتے ہیں۔ کہ اسلام کے لئے اپنے درد کا اظہار کریں۔

ہمارے اجتماع کی غرض

فریاد اور گریہ وزاری

ہے۔ پس قلب کی اس حالت میں اگر یہ سچی ہو۔ اور ہم منافق اور بہانے بنانے والے نہ ہوں۔ تو ان دنوں ہمیں ہر قسم کی فضولیات اور لغویات سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا

ہر واقعہ دُوسرے سے بڑھکر

ہے۔ اور ہر واقعہ ایسے انسان کی نگاہ کو جس کے دل میں محبت اور عشق کی چنگاری ہو۔ اپنی طرف کھینچنے کے لئے کافی ہے۔ مگر ان تمام نوادر سوانح اور واقعات میں سے جو آپ کو اپنی زندگی میں پیش آئے۔ میرے مذاق کے مطابق لطیف تر اور

جاذب تر واقعہ حنین کا

ہے۔ اور زیادہ روحانیت کو بڑھانے والا ہے۔ اس وقت بعض حدیث العہد اور نئے مسلمان ہونے والوں کی کمزوری اور بعض کفار کی خود پسندی اور خودی کی وجہ سے جو صرف اظہار شان کی غرض سے مسلمانوں سے مل گئے تھے۔ اسلامی لشکر پر ایک سخت ابتلا آیا۔ یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ مسلمانوں کی تعداد کفار سے زیادہ تھی۔ مگر پھر بھی تمام اسلامی فوج تتر بتر ہوگئی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف بارہ صحابہ کے ساتھ چار ہزار تیر اندازوں کے نرغہ میں گھر گئے حضرت ابو بکر۔ اور بعض دُوسرے صحابہ نے آپ سے عرض کیا۔ کہ اب ٹھہرنے کا وقت نہیں۔ گھوڑے کی باگ پھیریں۔ اور واپس چلیں۔ تا اسلامی فوج کو دوبارہ جمع کرکے حملہ کیا جائے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نبی میدانِ جنگ سے پیٹھ نہیں موڑا کرتے۔ اور گھوڑے کی باگ اٹھائی۔ اور اسے ایڑ لگا کر اور بھی آگے بڑھایا اور کفار کو مخاطب کرتے ہُوئے فرمایا۔

انا النبی لاکذب

وانا ابن عبد المطلب

یعنی میں خدا کا نبی ہوں۔ اور جھُوٹا نہیں ہوں۔ اور میری اس طاقت۔ اور جُرأت کو دیکھ کر کہ میں چار ہزار تیر اندازوں کے نرغہ میں ہونے کے باوجود آگے ہی بڑھتا جارہا ہوں غلطی سے یہ خیال نہ کرنا۔ کہ مجھ میں خدائی صفات ہیں۔ میں وہی عبد المطلب کا بیٹا ہوں پھر آپ نے حضرت عباسؓ کو جو آپ کے چچا بھی تھے۔ مخاطب کرکے فرمایا۔ آپ کی آواز اونچی ہے زور سے آواز دیں۔ کہ اے انصار خدا کا رسُول تم کو بلاتا ہے۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صرف انصار کو آواز

دی۔ اس میں کئی حکمتیں تھیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی۔ کہ اس شکست کی وجہ مکہ کے بعض لوگ تھے۔ اور چونکہ مہاجرین کے اہلِ وطن نے کمزوری اور غداری دکھائی۔ اس لئے اس رنگ میں آپ نے لطیف طور پر ان کو زجر کی۔ اور صرف انصار کو آواز دی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا عباس انصار کو آواز دو۔ اور جس وقت حضرت عباس نے بلند آواز سے یہ فقرہ دوہرایا۔ کہ اے انصار خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ اس وقت اسلامی لشکر کی یہ حالت تھی۔ کہ ایک صحابی کا بیان ہے۔ کہ ہمارے گھوڑے اور اونٹ ہمارے قبضوں سے نکلے جا رہے تھے۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ مکہ اور مدینہ سے ورے یہ نہیں رکینگے میدان سے بھاگن مسلمان جانتے ہی نہ تھے۔ اور ان کی غیرتیں یہ برداشت ہی نہیں کر سکتی تھیں۔ کہ ان کی سواریاں ان کو بھگا لے جائیں۔ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ ہم سارا زور انہیں روکنے کے لئے لگا رہے تھے۔ مگر کامیاب نہ ہو سکتے تھے۔ ہر بھاگنے والا گھوڑا دوسرے کو اور بھگاتا تھا۔ اور ہر بھاگنے والا سپاہی دوسروں کو اور پراگندہ کرتا تھا۔ وہ صحابی بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم بالکل بے بس ہو گئے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ میدان میں واپس آنا

ہماری طاقت سے باہر

ہے۔ کہ اتنے میں حضرت عباس رضؓ کی گونجنے والی آواز آئی۔ کہ اے انصار خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ جسے سنتے ہی یوں معلوم ہوا۔ کہ گویا ہم پر بجلی گر گئی ہے۔ حشر کا دن ہے۔ اور

صورِ اسرافیل پھونکا جا رہا ہے

ہمیں دنیا و مافیہا کا کوئی ہوش نہ تھا۔ صرف ایک ہی آواز تھی جو ہمارے کانوں میں گونج رہی تھی۔ اور وہ عباس رضؓ کی آواز تھی۔ ہم نے گھوڑوں کو موڑنے کی آخری کوشش کی۔ جو مڑ گئے مڑ گئے اور جو نہ مڑے ہم نے تلواریں نکال کر ان کی گردنیں اڑا دیں۔ اور پیدل دوڑ پڑے۔ اور لبیک یا رسول اللہ لبیک کہتے ہوئے آناً فاناً آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ یہ حالت یہ اخلاص اور اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پر لبیک کہنے کا واقعہ میں نہیں جانتا لوگوں کے قلوب پر کیا اثر کرتا ہو۔ مگر میرے پر یہ اثر ہوتا ہے۔ کہ

سر سے لے کر پاؤں تک لرزہ

طاری ہو جاتا ہے۔ تیرہ صدیاں اس پر گزر چکی ہیں۔ جب بھی یہ واقعہ میرے سامنے آتا ہے۔ میری روح لبیک کہتی ہوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جاتی ہے۔ اور میں ہمیشہ اس واقعہ کو حشر کے میدان سے تشبیہہ دیا کرتا ہوں آج بھی

خدا تعالےٰ کی آواز

محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں سے ہوتی ہوئی خدا کے مامور اور آخری زمانہ کے مصلح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بلند ہوئی ہے۔ اور کہہ رہی ہے کہ اے احمدیو خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ اور آپ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو توفیق دی۔ اور اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے جمع ہو گئے۔ پس ان کیفیات کو سامنے رکھتے ہوئے دیکھیں۔ کہ آپ کو یہ ایام کس تقوےٰ کس محبت و عشق سے گذارنے چاہئیں۔ بظاہر ان ایام میں ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھتے نظر آتے ہیں۔ لیکن دراصل خدا تعالےٰ نے ایک ہاتھ بڑھایا ہے۔ جو ہمیں بلا رہا ہے اور ہماری نگاہیں اسی کی طرف ہیں۔ پس اپنی ذمہ واری کو محسوس کرو۔ اور ان ایام کو بیکاری اور آوارگی سستی و غفلت میں نہ گزارو۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کرنے ذکر الٰہی کرنے اور اللہ تعالےٰ کی باتوں کو سننے میں گزارو۔ ذرا سوچو تو سہی۔ کہ کون ایسا

محبت و عشق کا دعویٰ کرنے والا

ہو سکتا ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کا رسول اسے آواز دے۔ تو وہ راستہ میں کھڑا ہو کر بندروں کا تماشہ دیکھنے لگے۔ یہ دن حشر کے ایام سے مشابہ ہیں۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ماں اپنے دودھ پینے والے بچہ کو بھی بھلا دے گی آج اپنی ضرورتوں۔ رشتہ داروں۔ دوستوں اپنے کاموں اپنے جذبات اور احساسات کو بھول جاؤ۔ تمہارے کانوں میں ایک ہی آواز گونجے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کی آواز ہو۔ اور تمہارا فرض ہے کہ لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھو۔

ہم میں سے کتنے ہوں گے جو کہتے ہوں گے کہ کاش ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتے اور اس شمع کے گرد

پروانوں کی طرح جل کر راکھ

ہو جاتے۔ پھر کتنے ہوں گے جن کے دل میں یہ حسرت ہوگی۔ کہ کاش ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ پاتے اور خدا تعالےٰ کے اس مامور۔ آخری مصلح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز مظہر اور خلیفہ کے اردگرد اپنے نفوس اور اپنے اموال قربان کر دیتے۔ ایسے تمام لوگوں سے میں کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کے بندے کبھی مرا نہیں کرتے۔ بلکہ وہ

ہمیشہ کی زندگی

پاتے ہیں۔ دنیا میں لوگ مرتے آئے ہیں اور سب مرتے جائیں گے۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دائمی زندگی پانے والے انسان ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے حیّ ہونے کی چادر آپ پر ڈال دی ہے اور آپ کو کوئی نہیں مار سکتا۔ اسی طرح سب دنیا مرتی ہے اور مرتی جائے گی مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔ خدا تعالےٰ نے

ابدی زندگی کی چادر

انہیں اوڑھا دی ہے۔ اور اب کوئی انہیں نہیں مار سکتا۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ تم کس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی بن سکتے ہو۔ اور کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مل سکتے ہو۔ اگر آج تمہاری روحیں ان کے آستانہ پر گر جائیں۔ اور ان کے روحانی وجود کی طرف بڑھیں۔ تو تم آج بھی وہی رتبے حاصل کر سکتے ہو۔ جو تم سے پہلوں نے حاصل کئے۔ ضرورت صرف تقوےٰ

اخلاص اور ایثار

کی ہے۔ تم ہرگز ہرگز یہ خیال مت کرو کہ جو کچھ پہلوں کو ملا۔ وہ تم کو نہیں مل سکتا۔ صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ اپنے اندر اصلاح پیدا کرو۔ تقویٰ اور خشیت اللہ پیدا کرو۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ ایک سچا عاشق اپنے معشوق کے پیار سے محبت نہ کرے۔ اور اسکے قریب نہ ہو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ تم کسی کے ملازم ہو۔ اور تمہارے آقا کا بچہ تمہیں جنگل میں اکیلا ملے۔ اور تم اسے وہیں چھوڑ کر چلے آؤ۔ پھر یہ خیال کرو کہ اگر تقوےٰ اور خشیت سے تم اللہ تعالےٰ کی محبت اپنے اندر پیدا کر لو۔ اور اس کے محبوب بن جاؤ۔ تو اس کا

کامل عبد

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح تم سے الگ ہو سکتا ہے۔ یقیناً جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہو خدا تعالےٰ اس کا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جو خدا تعالےٰ کا ہو جائے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بخود اس کے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہو جائے خدا تعالےٰ اس کا ہو جاتا ہے۔ جو خدا کا ہو جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے ہو جاتے ہیں۔ پس اگر جسمانی طور پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے جُدا ہیں۔ تو ہمارا خدا تو ہم سے جُدا نہیں۔ تم اگر

خدا کے ہو جاؤ

تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بخود تمہارے ہو جائیں گے ۔

پس

اَے بعد میں آنے والو! گھبراؤ نہیں۔

کہ خدا تعالےٰ نے ترقیات کے رستے تمہارے لئے بند نہیں کئے۔ ایک بزرگ لکھتے ہیں۔ کہ احادیث پڑھتے وقت میرے دل میں یہ خیال آیا کرتا تھا۔ کہ کیا خوش قسمت تھے۔ وہ لوگ جنہوں نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے کلمات سُنے۔ اور لوگوں تک پہنچائے۔ یہ حسرت میرے دل میں بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ ایک شب خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ بخاری لاؤ۔ اور اس میں سے ایک حدیث خود مجھے پڑھائی۔ اور پھر فرمایا۔ کہ اب یہ براہ راست تم لوگوں کو ہماری طرف سے سُنا سکتے ہو ۔

پس اگر

حقیقی محبّت

پیدا ہو جائے۔ تو خدا تعالےٰ پر کیا مشکل ہے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روحانی طور پر تم سے ملا دے۔ اور اس طرح ان کے صحابہ رضؓ میں داخل کر دے۔ لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے۔ کہ تم خودی اور خودپسندی سستی و غفلت اور دین سے بے اعتنائی ترک کر دو۔ اس لئے جو لوگ روحانی طور پر ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے جلسہ کی کارروائی کو دیکھیں۔ اور دوسرے اوقات بھی باہم واقفیت بڑھانے اور محبت و اخوت پیدا کرنے میں صرف کریں۔ اور

ذکرِ الٰہی

بہُت کریں۔ کیونکہ یہ دن میلے کے نہیں۔ بلکہ خصوصیت سے خشیت الٰہی کے ہیں۔ یہ تین دن اللہ تعالےٰ کے لئے وقف کر دو۔ جو شخص تین دن بھی خدا کے لئے وقف نہیں کرسکتا۔ اس سے یہ کس طرح امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ ساری عمر کے لئے اسے بُلائے۔ تو وُہ لبیک کہے گا ۔

پس ان ایام میں

یہ عہد کرلو

کہ انہیں تقوےٰ اور خشیت کے حصُول کی کوشش۔ ذکر الٰہی۔ اور دینی باتیں سننے اور اخوت و محبت کے بڑھانے میں صرف کروگے اور ان ایام کو آوارہ پھرنے ۔ دوکانوں پر گپیں ہانکنے۔ بازاروں میں فضول باتیں کرنے۔ اور فساد و جھگڑنے میں ضائع نہیں کروگے۔ جو دوست ابھی نہیں آئے۔ جو آئے ہوئے ہیں۔ وُہ ان تک بھی میرا یہ پیغام پہونچا دیں۔ تا وُہ بھی زیادہ سے زیادہ برکت حاصل کر سکیں ۔

اس کے بعد میں

ایک اور بات

کہنا چاہتا ہوں۔ لیکن اس لئے نہیں کہ یہاں کے کام کرنے والوں کے لئے سہُولت پیدا ہو۔ بلکہ آپ لوگوں کے فائدہ کے لئے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اتنے بڑے ہجوم میں غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ پیار اور محبت سے کام لیں۔ اور یہ خیال کرلیں۔ کہ جتنی تکلیف انہیں پہونچے گی۔ اتنا ہی ثواب انہیں حاصل ہوگا۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ ذمہ دار افسروں کو توجہ نہ دلائیں۔ اس کے تو یہ معنے ہوں گے۔ کہ نقص دُور نہیں ہو سکے گا۔ اور

انتظامات میں اصلاح

نہ ہو سکے گی۔ نقص کی افسروں تک اطلاع ضرور پہونچائیں۔ لیکن اپنے دلوں میں ملال نہ پیدا ہونے دیں جہاں غفلت اور سستی کا دُور کرانا ایک

سچے اور مخلص مومن کا فرض

ہے۔ وہاں اس کا یہ بھی فرض ہے کہ اپنی اصلاح کا بھی خیال رکھے اور اس کا طریق یہی ہے۔ کہ دل میں میل نہ آنے دے۔ بلکہ خیال کرے۔ کہ یہ تکلیف بھی میرے لئے ثواب کا موجب ہوگی۔ اس کی شکایت شکایت کے لئے نہیں بلکہ اس لئے ہو۔ کہ نقص دُور ہوکر سلسلہ کے کاموں میں ترقی ہو۔

کام کرنے والوں سے

میں یہ کہنا چاہتا ہُوں۔ کہ یہ تین بلکہ چار پانچ دن خاص ہیں۔ جن میں وُہ برکتیں حاصل کر سکتے ہیں۔ سینکڑوں راتیں ان پر ایسی آئی ہوں گی۔ کہ وُہ غفلت کی نیند سوئے ہوں گے۔ اور کئی ایسی بھی آئی ہوں گی۔ کہ صبح اُٹھ کر فجر کی نماز مشکل سے ادا کی۔ اور سُورج نکل آیا۔ وُہ

غفلت کی راتیں

ایک تاریک چادر بن کر ان کے گرد چھا گئیں۔ اور قرب الٰہی کے حصول میں روکاوٹ بن گئیں۔ اب اگر وُہ چار پانچ راتیں ہوشیاری اور بیداری میں صرف کریں۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ ظلمت کی چادر پھٹ سکتی ہے۔ اور ایسا نُور پیدا ہو سکتا ہے۔ جو ان کو

روحانی رستہ

دکھانے میں مدد دے سکتا ہے۔

پس یہ مت خیال کرو۔ کہ تم خدمت کرتے ہو۔ یہ خدا تعالےٰ کا تم پر فضل ہے۔ کہ وُہ ان مہمانوں کو یہاں لایا۔ اور تم کو خدمت کا موقعہ دیا۔ اگر تم یہ خیال کرتے ہو۔ کہ تم لوگوں کی خدمت کرتے ہو۔ تو تم

مشرک۔ منافق اور جاہل

ہو۔ یہ ان لوگوں کی خدمت نہیں بلکہ اس خدا کی خدمت ہے۔ جس نے یہ دن مقرر کئے ہیں۔ اور جس نے اپنے دین کے اعلاء کے لئے اپنے بندوں کو یہاں جمع ہونے کا حکم دیا ہے۔ جب آقا کے گھر میں مہمان آیا ہوُا ہو۔ تو اس کے آگے کھانا رکھنے والا خادم یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس نے مہمان کی خدمت کی ہے۔ وُہ مہمان کی نہیں بلکہ اپنے آقا کی خدمت کرتا ہے

پس آنے والے خدا کے مہمان اور تم خدا کے خادم ہو۔ اگر تم ان مہمانوں کی خدمت کرتے ہو۔ تو ان پر کوئی احسان نہیں کرتے۔ یاد رکھو کہ یہ

خدا کے مہمان

ہیں۔ ان کی ذراسی دل شکنی اور ہتک خدا تعالےٰ کی دل شکنی اور ہتک ہے ۔

پس ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ تم عظیم الشان امتحان میں بٹھائے گئے ہو اور آئندہ آنے والے چار پانچ دن فیصلہ کریں گے۔ کہ تم کامیاب ہوتے ہو۔ یا نہیں۔ دُنیا کے امتحانوں میں کامیاب ہونیوالے لوگ انعامات حاصل کرتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے پیش کردہ سوالوں میں کامیابی حاصل کرنے جو انعامات حاصل ہو سکتے ہیں۔

بندہ ان کا اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔ اور ناکامی کی صورت میں جو سزا ملتی ہے دنیوی امتحانوں میں

ناکامی کی سزا

اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہوتی۔ پس کوشش کرو۔ اور دعائیں کرو۔ کہ اللہ تعالےٰ تم کو بھی اور باہر سے آنیوالوں کو بھی امتحان میں کامیاب کرے۔ ہم سب کمزور ہیں۔ ایک ہمارا خدا ہی ہے جو سب نقائص سے پاک ہے۔ آؤ ہم اس کے سامنے جھک جائیں۔ اور اس سے عاجزانہ درخواست کریں۔ کہ اے خدائے قدوس اپنے عاجز بندوں پر نظر کر ہمیں پاک کر اور اس امتحان میں کامیاب کر کہ ناکامی کی سزا کی برداشت کی طاقت ہم میں نہیں۔ اور تیرے انعام سے ہم کبھی مستغنی نہیں ہو سکتے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ موجودہ دوست بعد میں آنیوالوں کو میری یہ نصیحت پہونچا دیں گے۔ کہ ان اوقات کو خدا تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت خرچ کریں۔ کیونکہ جو نیک بات دوسرے تک پہونچاتا ہے۔ وہ

دوہرے ثواب کا مستحق

ہوتا ہے۔ اور جب سننے والا اس پر عمل کرتا ہے۔ تو اسے تیسرا ثواب ملتا ہے۔ ہمارے رب نے ثواب کی راہیں ہمارے لئے آسان کر دی ہیں۔ بشرطیکہ سمجھنے والا سمجھے اور دیکھنے والا دیکھے ؎

~~~~~~

احمدیہ مشن بوڈاپسٹ (ہنگری) کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔ اے جو تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ اسلام کے لئے امریکہ روانہ کئے گئے تھے۔ انہیں بعض وجوہ کی بنا پر حکومت امریکہ کی طرف سے ملک میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ملی۔ جس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے انہیں احمدیہ مشن بوڈاپسٹ (ہنگری) میں کام کرنے کی ہدایت فرما دی ہے۔ اور تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔ اے خدا تعالےٰ کے فضل سے بوڈاپسٹ بخیریت پہونچ گئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس کے ساتھ ہی اس امر کا اعلان کرنا ضروری ہے۔ کہ جناب چودہری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی انچارج احمدیہ مشن بوڈاپسٹ چونکہ کثرتِ کار اور ناموافق آب و ہوا کی وجہ سے ہنگری میں بیمار ہو گئے ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے انہیں بحالیٔ صحت کے لئے کسی اور ملک میں جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ جہاں احمدیہ مشن ہنگری کے نئے انچارج مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں تبلیغ احمدیت میں کامیابی عطا فرمائے۔ وہاں اپنے مجاہد بھائی جناب چودہری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کے لئے بھی جنہوں نے ہنگری میں نہایت شاندار کام کیا ہے۔ خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت و عافیت عطا فرمائے۔ اور بیش از بیش خدمات احمدیت بجا لانے کی توفیق عطا کرے ؎ انچارج تحریک جدید قادیان

قادیان کے ووٹران کی خدمت میں

ضروری گزارش

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے انتخاب کے واسطے گورنمنٹ کی طرف سے پروگرام مقرر ہو گیا ہے۔ قادیان میں ۲۶-۲۷ اور ۲۸ جنوری ۱۹۳۷ء کو مقامی ووٹروں کا پولنگ ہوگا۔ یعنے ۲۶ جنوری کو قادیان کی مستورات کا پولنگ ہوگا۔ اور ۲۷ جنوری کو مرد ووٹران مندرجہ فہرست جزو اول کا پولنگ ہوگا۔ اور ۲۸ جنوری کو مرد ووٹران مندرجہ فہرست جزو دوم و تتمہ کا پولنگ ہوگا۔ جزو اول میں ان ووٹروں کے نام درج ہیں جو بغیر درخواست جائداد کی بنا پر ووٹر بنے ہیں۔ اور فہرست دوم میں وہ ووٹر درج ہیں۔ جو بذریعہ درخواست خواندگی وغیرہ کی بنا پر ووٹر بنے ہیں۔ بہرحال قادیان میں مندرجہ بالا تاریخوں میں پولنگ ہوگا ؎

پس جن دوستوں اور بہنوں کا ووٹ قادیان میں درج ہے اور وہ اس وقت قادیان سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ مندرجہ بالا تاریخوں پر ضرور قادیان پہونچ جائیں تاکہ وقت مقررہ پر اپنا ووٹ دے سکیں۔ یہ ایک نہایت ضروری معاملہ ہے۔ جس کے واسطے بہنوں اور بھائیوں کو خاص طور پر وقت نکال کر قادیان پہونچنا چاہیئے۔ جو ووٹر اس وقت قادیان میں مقیم ہیں۔ انہیں بھی مندرجہ بالا تاریخیں نوٹ کر لینی چاہئیں تاکہ وہ ان تاریخوں پر قادیان سے باہر نہ جائیں۔ اور اگر کسی دوست کو یہ علم نہ ہو کہ قادیان میں اس کی ووٹ درج ہے یا نہیں۔ تو وہ میرے دفتر میں تشریف لا کر یا خط لکھ کر دریافت فرمالیں ؎

خاکسار

میرزا بشیر احمد قائمقام ناظر اعلےٰ قادیان
~~~~~~

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق خدا تعالیٰ کا ایک انذاری نشان

احمد بیگ اور اس کے بعض اقارب کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

مرزا سلطان محمد صاحب کی توبہ کا ثبوت

اب یہ امر تنقیح طلب رہتا ہے۔ کہ مرزا سلطان محمد صاحب کی توبہ کا جس کی وجہ سے مقررہ عذاب اُن پر سے ٹل گیا ثبوت کیا ہے۔ سو واضح ہو۔ کہ ان کی توبہ کے پانچ ثبوت ہیں:۔

پہلا ثبوت

مرزا سلطان محمد صاحب کی توبہ کا پہلا ثبوت یہ ہے۔ کہ فطرتِ انسانی میں یہ امر داخل ہے۔ کہ جب دو شخصوں کی ہلاکت کی پیشگوئی کی گئی ہو۔ اور ایک اُن میں سے پیشگوئی کے مطابق مقررہ میعاد میں ہلاک ہو جائے۔ تو دُوسرا شخص ضرور ڈر جاتا۔ اور یہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ اب میری باری بھی قریب آ رہی ہے۔ فطرتِ انسانی کا یہ اقتضاء ایسا واضح ہے۔ کہ کوئی سلیم الفطرت انسان اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ پس اس کے مطابق عقلاً ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ مرزا احمد بیگ کی ہلاکت کے بعد ضرور مرزا سلطان محمد صاحب دل میں ڈرے ہونگے۔ اور وہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو گئے ہونگے۔ مگر چونکہ اس عقلی پہلو میں کسی حد تک شبہ کا امکان بھی رہتا ہے۔ اور ایک کج بحث انسان کہہ سکتا ہے۔ کہ اگرچہ ڈرنا ممکن ہے۔ مگر اس بات کا ثبوت کیا ہے۔ کہ وُہ حقیقت میں ڈر گئے۔ اس لئے ان کے ڈرنے اور توبہ کرنے کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات پیش کی جاتی ہیں۔ جن میں آپ نے صراحتاً اس امر کا ذکر فرمایا ہے۔ کہ مرزا احمد بیگ کی ہلاکت کے بعد اس کے تمام لواحقین پر پیشگوئی کی ہیبت ایسی شدت سے چھائی۔ کہ انہوں نے یقین کر لیا۔ کہ اب مرزا سلطان محمد بھی ہلاک ہو جائے گا۔ اس بے قراری کی حالت میں وُہ صوم و صلوٰۃ کے پابند ہو گئے اللہ تعالیٰ کے حضور رونے لگے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں انہوں نے دُعائیہ خطوط لکھے جن میں عاجزی سے درخواست کی۔ کہ آپ اُن کے لئے دُعا کریں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ بات ظاہر ہے۔ کہ جب دو آدمی کی موت ایک ہی پیشگوئی میں بیان کی گئی ہو۔ اور ایک اُن میں سے میعاد کے اندر مر جائے۔ تو وُہ جو دُوسرا باقی ہے۔ اس کی بھی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ کیونکہ ایک ہی موت کے دونوں نتیجے تھے۔ پس جو زندہ رہ گیا ہے۔ وُہ جب ایسی موت کو دیکھتا ہے۔ ایک ایسا جانگداز غم اس کو پکڑ لیتا ہے۔ کہ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ یعنی وُہ بھی قریب قریب میت ہی کے ہوتا ہے سو ایک دانا سوچ سکتا ہے۔ کہ:۔ احمد بیگ کے مرنے کے بعد جس کی موت پیشگوئی کی ایک جز وتھی۔ دوسری جزو والے کا کیا حال ہوا ہوگا۔ گویا وُہ جیتا ہی مر گیا ہوگا۔ چنانچہ اس کے بزرگوں کی طرف سے دو خط ہمیں بھی پہونچے۔ جو ایک حکیم صاحب باشندہ لاہور کے ہاتھ سے لکھے ہوئے تھے۔ جن میں انہوں نے اپنے توبہ اور استغفار کا حال لکھا ہے۔ سو ان تمام قرائن کو دیکھ کر ہمیں یقین ہو گیا تھا۔ کہ تاریخ وفات سلطان محمد قائم نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ ایسی تاریخیں جو تخویف اور انذار کے نشانوں میں سے ہوتی ہیں۔ ہمیشہ بطور تقدیر معلق کے ہوتی ہیں۔" (اشتہار ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء منقول از تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۱۱۴)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"احمد بیگ میعاد کے اندر فوت ہو گیا۔ اور اس کا فوت ہونا اُس کے داماد اور تمام عزیزوں کے لئے سخت ہم و غم کا موجب ہوا۔ چنانچہ ان لوگوں کی طرف سے توبہ اور رجُوع کے خط اور پیغام بھی آئے۔" (حاشیہ تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۱۶۶)

پھر فرماتے ہیں:۔

"احمد بیگ کے مرنے سے بڑا خوف اُس کے اقارب پر غالب آ گیا۔ یہاں تک کہ بعض نے اُن میں سے میری طرف عجز و نیاز کے ساتھ خط بھی لکھے۔ کہ دُعا کرو۔ پس خُدا نے اُن کے اس خوف اور اس قدر عجز و نیاز کی وجہ سے پیشگوئی کے وقوع میں تاخیر ڈال دی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۷)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"سمجھنا چاہیئے۔ کہ احمد بیگ کی موت ایسا دردناک ماتم تھا۔ جس سے گھر ویران ہو گیا۔ وُہ چھوٹے چھوٹے چار بچے۔ اور ایک بیوہ چھوڑ کر مر گیا۔ اور اُس کی موت کے بعد جس غم اور مصیبت میں وُہ سب پڑ گئے۔ اس کا کوئی اندازہ کر سکتا ہے۔ کیا ایسی مصیبت کی موت اور پھر سراسر پیشگوئی کے مطابق طبعاً یہ تاثیر نہیں رکھتی تھی۔ کہ ان لوگوں کو احمد بیگ کی وفات کے بعد اپنے عزیز داماد کی موت کا فکر کھانے لگتا۔ اور اس طرح ہراساں ہو کر رجُوع الی الحق کرتے۔ کیا انسان میں یہ خاصیت نہیں۔ کہ چشم دید تجربہ اُس پر سخت اثر ڈالتا ہے۔ سو درحقیقت ایسا ہی ہوا۔ احمد بیگ کی موت نے اس کے وارثوں کو خاک میں ملا دیا۔ اور ایسے غم میں ڈالا۔ کہ گویا وُہ مر گئے اور سخت خوف میں پڑ گئے۔ اور دُعا میں اور تضرع میں لگ گئے۔ سو ضرور تھا۔ کہ خدا تعالیٰ اس جگہ بھی تاخیر ڈالتا۔" (ضمیمہ انجام آتھم۔ صفحہ ۵۲۔ صفحہ ۵۳)

"حجۃ اللہ" میں فرماتے ہیں:۔

"جب احمد بیگ فوت ہو گیا۔ تو اس کی بیوہ عورت اور دیگر پسماندگان کی کمر ٹوٹ گئی۔ وُہ دُعا اور تضرع کی طرف بدل متوجہ ہو گئے۔ جیسا کہ سُنا گیا ہے۔ کہ اب تک احمد بیگ کے داماد کی والدہ کا کلیجہ اپنے حال پر نہیں آیا۔"

(صفحہ ۱۱ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

پس مرزا سلطان محمد صاحب کا ڈرنا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ان کے بزرگوں کا توبہ اور رجوع کے خط۔ اور پیغام بھیجنا (جس کی تردید نہ آج تک مرزا سلطان محمد صاحب نے کی ہے۔ اور نہ اُن کے کسی اور رشتہ دار نے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ تمام باتیں حقیقت میں درست ہیں) اس امر کا قطعی اور یقینی ثبوت ہے۔ کہ مرزا احمد بیگ صاحب کی ہلاکت کے بعد پیشگوئی کی ہیبت سے متاثر ہو کر مرزا سلطان محمد صاحب نے رجوع کیا۔ اور اسی خوف۔ اصلاح۔ اور رجُوع کی برکت سے انہیں عُمر دی گئی۔

دوسرا ثبوت

مرزا سلطان محمد صاحب کی توبہ کا دوسرا ثبوت ان کا وہ مفصل بیان ہے۔ جو ایک عرصہ سے سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں محفوظ چلا آتا ہے۔ اور جس میں انہوں نے ایک احمدی کے پاس حسب ذیل خط کی صورت میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

از انبالہ چھاؤنی ۲۱/۳/۱۳ برادرم مسلمہ
السلام علیکم۔

نوازش نامہ آپ کا پہونچا۔ یاد آوری کا مشکور ہوں۔ میں جناب مرزا جی صاحب مرحوم کو نیک بزرگ۔ اسلام کا خدمتگذار شریف النفس۔ خدا یاد پہلے بھی اور اب بھی خیال کر رہا ہوں۔ مجھے ان کے مریدوں سے کسی قسم کی مخالفت نہیں ہے۔ بلکہ افسوس کرتا ہوں کہ چند ایک امورات کی وجہ سے ان کی زندگی میں ان کا شرف حاصل نہ کر سکا۔

نیاز مند۔ سلطان محمد از انبالہ رسالہ نمبر ۹

یہ خط اگر ایک غیر متعلق شخص کی طرف سے ہوتا تو اس کے تعریفی الفاظ چنداں وقعت نہ رکھتے۔ مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ رائے اس شخص کی ہے جس کی موت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی کی تھی۔ اور جو مقررہ میعاد میں بوجہ توبہ اور رجوع کے ہلاکت سے محفوظ رہا۔ پھر یہ رائے اس شخص کی ہے۔ جس کی منکوحہ کے بیوہ ہونے اور اپنے نکاح میں آنے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی کی تھی۔ اور اس پیشگوئی کو متعدد کتب و اشتہارات میں شائع فرمایا ہوا تھا۔ تو یہ تعریفی الفاظ ہمارے دلوں میں انتہائی وقعت اختیار کر لیتے ہیں۔ کیونکہ اگر مرزا سلطان محمد صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو ہلاکت کی پیشگوئی کی تھی وہ غلط ثابت ہوئی تھی۔ تو اس کا سب سے زیادہ اثر مرزا سلطان محمد صاحب پر ہونا چاہیئے تھا اور انہیں پورے وثوق اور یقین کے ساتھ کہنا چاہیئے تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ اور آپ نعوذ باللہ مفتری علی اللہ تھے۔ مگر وہ کہتے ہیں تو یہ کہ "میں جناب مرزا جی صاحب مرحوم کو نیک بزرگ اسلام کا خدمتگذار شریف النفس۔ خدا یاد۔ پہلے بھی اور اب بھی خیال کر رہا ہوں" کیا پیشگوئی جھوٹی نکلنے کے باوجود کوئی شخص پیشگوئی کرنے والے کو نیک اور بزرگ کہہ سکتا ہے۔ بالخصوص ایسا شخص جس کے متعلق ہلاکت کی پیشگوئی ہو۔ صاف ظاہر ہے کہ مرزا سلطان محمد صاحب سمجھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے جو پیشگوئی کی تھی وہ سچی نکلی۔ اور وہ اگر عذاب سے بچائے گئے تو اس لئے کہ انہوں نے اپنے اعتقادات میں تبدیلی پیدا کر لی۔ اور بجائے حضرت مرزا صاحب کو کاذب اور مفتری سمجھنے کے نیک۔ بزرگ اسلام کا خدمتگذار۔ شریف النفس اور خدا یاد سمجھنے لگ گئے۔ یہی وہ خدائی تعویذ تھا جس نے انہیں ہلاکت سے بچایا۔ اسی طرح یہ تعریفی الفاظ اس لحاظ سے بھی نہایت وقیع ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں جیسا کہ گذشتہ بحث میں ثابت کیا جا چکا ہے۔ متواتر لکھا ہے کہ مرزا احمد بیگ کی ہلاکت کے بعد اس کے داماد مرزا سلطان محمد صاحب نے توبہ کی۔ اپنے افعال پر پشیمانی کا اظہار کیا۔ اور نہ صرف اس نے بلکہ اس کے تمام رشتہ داروں نے خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری شروع کر دی۔ پس اس توبہ کی وجہ سے مرزا سلطان محمد صاحب ہلاکت سے بچائے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تحدی اگر غلط ہوتی۔ اور اگر نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرزا سلطان محمد صاحب کے ڈر جانے کے متعلق اپنی کتب میں جو کچھ لکھا۔ اور جس کا علم مرزا سلطان محمد صاحب کو بھی تھا باطل ہوتا تو چاہیئے تھا مرزا سلطان محمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ کاذب سمجھتے اور کہتے کہ میں تو قطعاً ڈرا نہیں تھا۔ مگر حضرت مرزا صاحب نے یونہی مشہور کر دیا۔ اس صورت میں ان کی رائے بالکل اور ہوتی۔ مگر مرزا سلطان محمد صاحب کا ان تمام حالات کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہی رائے رکھنا کہ وہ نیک بزرگ۔ اسلام کے خدمتگذار شریف النفس اور خدا یاد تھے۔ اس بات کی پختہ اور یقینی دلیل ہے۔ کہ مرزا سلطان محمد صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی جھوٹی نہیں نکلی۔ بلکہ پوری ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کہنا بھی غلط نہیں کہ مرزا سلطان محمد صاحب نے توبہ کی۔ بلکہ یہی صحیح ہے کہ وہ ڈرے۔ اور اپنے خیالات میں انہوں نے تغیر پیدا کر لیا۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ ہو گئے۔

تیسرا ثبوت

مرزا سلطان محمد صاحب کی توبہ کا تیسرا ثبوت ان کا وہ بیان ہے۔ جو انہوں نے حافظ جمال احمد صاحب مبلغ ماریشس سے ایک ملاقات کے موقعہ پر دیا۔ اور جو الفضل ۹ جون ۱۹۲۱ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اس بیان کے بعض ضروری حصے درج ذیل ہیں۔

مرزا سلطان محمد صاحب کہتے ہیں:۔

"میرے خسر مرزا احمد بیگ صاحب واقعہ میں عین پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ غفور رحیم بھی ہے۔ اپنے دوسرے بندوں کی بھی سنتا اور رحم کرتا ہے"۔

"میں ایمان سے کہتا ہوں کہ یہ پیشگوئی میرے لئے کسی قسم کے بھی شک و شبہ کا باعث نہیں ہوئی"۔

"میں قسمیہ کہتا ہوں کہ جو ایمان اور اعتقاد مجھے حضرت مرزا صاحب پر ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو بھی جو بیعت کر چکے ہیں اتنا نہیں ہوگا"۔

"میرے دل کی حالت کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اس پیشگوئی کے وقت آریوں نے لیکھرام کی وجہ سے اور عیسائیوں نے آتھم کی وجہ سے مجھے لاکھ لاکھ روپیہ دینا چاہا۔ تا میں کسی طرح مرزا صاحب پر نالش کروں۔ اگر وہ روپیہ میں لیتا تو امیر کبیر بن سکتا تھا۔ مگر وہی ایمان اور اعتقاد تھا۔ جس نے مجھے اس فعل سے روکا"۔

چوتھا ثبوت

مرزا سلطان محمد صاحب کی توبہ کا چوتھا ثبوت ان کے لڑکے مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب کا وہ تحریری بیان ہے۔ جو انہوں نے تھوڑا ہی عرصہ ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں داخل ہونے پر الفضل میں شائع کرایا۔ اور جس میں وہ لکھتے ہیں۔ "جب حضرت مرزا صاحب کی قوم اور رشتہ داروں نے گستاخی کی۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار کیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کی ہتک کی۔ اور اشتہار دے دیا۔ کہ ہمیں کوئی نشان دکھلایا جائے۔ تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کے ذریعہ پیشگوئی فرمائی۔ اس پیشگوئی کے مطابق میرے نانا جان مرزا احمد بیگ صاحب ہلاک ہو گئے۔ اور باقی خاندان ڈر کر اصلاح کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جس کا ناقابل تردید ثبوت یہ ہے۔ کہ اکثر نے احمدیت قبول کر لی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت غفور رحیم کے ماتحت قہر کو رحم میں بدل دیا۔ چونکہ اس پیشگوئی کا تعلق میرے والد صاحب (مرزا سلطان محمد بیگ صاحب آف پٹی) کے ساتھ بھی تھا۔ اس لئے **وہ بھی خوف میں مبتلا ہوئے**۔ یہاں تک کہ انہوں نے حضرت مرزا صاحب سے حسن عقیدت کے متعلق مختلف اوقات پر اپنا اظہار خیال بذریعہ خطوط فرمایا۔ نہ صرف خیال ظاہر فرما دیا۔ بلکہ معاندین سلسلہ کے اکسانے پر انہیں صاف جواب دے دیا۔ مثلاً ہندوؤں۔ عیسائیوں۔ اور مسلمانوں نے ہزاروں روپے کا لالچ دے کر اس بات کی کوشش کی۔ کہ

آپ۔ اس امر کا اعلان کر دیں کہ وہ پیشگوئی کی وجہ سے نہیں ڈرے۔ لیکن آپ نے ہرگز ان کی بات نہ مانی۔"
(الفضل ۲۶ فروری ۳۳ء صفحہ ۹)

پانچواں ثبوت

مرزا سلطان محمد صاحب کی توبہ کا پانچواں ثبوت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام مخالف مولویوں کو چیلنج دیا۔ کہ اگر سلطان محمد اپنے دل میں نہیں ڈرا۔ تو اس سے تکذیب کا اشتہار دلاؤ۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا تماشہ دیکھو۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ "فیصلہ تو آسان ہے احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے۔" (انجام آتھم صفحہ ۳۲ حاشیہ) مگر باوجود اس کے کہ یہ طریق فیصلہ بالکل آسان تھا۔ اور جب ایک شخص اپنے دل میں نہ ڈرا ہو تو اس کے لئے اشتہار شائع کرنا اور یہ لکھ دینا کہ میں اس پیشگوئی کی وجہ سے نہیں ڈرا بالکل آسان ہوتا ہے۔ مرزا سلطان محمد صاحب نے اس طرف رخ کرنے کی بھی جرأت نہ کی۔ بلکہ باوجود اس کے کہ مخالف مولویوں اور عیسائیوں نے محض اتنی سی بات پر انہیں ہزاروں روپیہ دینا چاہا انہوں نے یہ نہ لکھا کہ میں اس پیشگوئی کی وجہ سے نہیں ڈرا۔ جس سے یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے دل میں ڈرے یہاں تک کہ چیلنج دئے جانے کے باوجود وہ یہ اعلان کرنے پر آمادہ نہ ہوئے کہ میں نہیں ڈرا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرما دیا کہ "ضرور ہے کہ یہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے۔ جب تک کہ وہ گھڑی آ جائے۔ کہ اس کو بے باک کر دیوے۔ سو اگر جلدی کرنا ہے تو اٹھو اور اس کو بے باک اور مکذب بناؤ اور اس سے اشتہار دلاؤ اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو۔" (انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۳۲) دشمنان احمدیت اگر اب بھی اسی زعم باطل میں گرفتار ہوں کہ مرزا سلطان محمد صاحب کی توبہ کا دعویٰ بے حقیقت ہے اور انہوں نے مرزا احمد بیگ کی ہلاکت کے باوجود پیشگوئی کی ہیبت اپنے دل میں محسوس نہیں کی۔ اور نہ اپنے خیالات و اعتقادات میں کوئی اصلاح کی۔ اور نہ توبہ و استغفار کی طرف توجہ کی۔ اور نہ گریہ وزاری سے کام لینے کی ضرورت محسوس کی اور یہ کہ ان کا زندہ رہنا محض ایک اتفاق ہے اور پیشگوئی کے جھوٹے ہونے کا ثبوت۔ تو وہ اس چیلنج کے مطابق جس پر آج ۳۹ برس کے قریب ہو رہے ہیں۔ مرزا سلطان محمد صاحب سے تکذیب کا اشتہار تو دلا دیکھیں۔ مگر کیا وہ اس کے لئے تیار ہوں گے۔ ہمیں یقین ہے اگر انہوں نے اس کے لئے کوشش کی تو انہیں ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑے گا۔"

ایک مصنوعی تحریر

اس جگہ اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے قریباً سولہ سال بعد "الہامات مرزا" میں مرزا سلطان محمد صاحب کی طرف منسوب کرتے ہوئے یہ تحریر شائع کی ہے کہ "جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو میری موت کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ میں نے اس میں ان کی تصدیق کبھی نہیں کی۔ نہ میں اس پیشگوئی سے کبھی ڈرا۔ میں ہمیشہ اور اب بھی اپنے بزرگان اسلام کا پیرو رہا ہوں۔"
(سلطان محمد بیگ ساکن پٹی ۱۳ ۳ ۲۴) (الہامات مرزا طبع ششم صفحہ ۹۷-۹۸)

ہماری طرف سے مطالبہ کیا جا چکا ہے کہ یا تو اصل تحریر ہمیں دکھائی جائے یا اصل تحریر کا عکس شائع کیا جائے جیسا کہ ہماری طرف سے شائع کیا جا چکا ہے۔ مگر آج تک مولوی ثناء اللہ صاحب اس مطالبہ سے عہدہ برآ نہیں ہو سکے۔ اور نہ مرزا سلطان محمد صاحب نے اس تحریر کی کبھی تصدیق کی۔ بجائیکہ وہ زندہ موجود ہیں۔ پس یہ تحریر کسی صورت میں بھی در خور اعتنا نہیں سمجھی جا سکتی۔

بیرونِ ہند کے مخلصین کی چندہ تحریک جدید میں شمولیت

گذشتہ سالوں کے مقابلہ میں وعدوں کی رقوم میں شاندار اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہندوستان کے احمدی مخلصین سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تیسرے سال کی تحریک جدید پر ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ ایک معتد بہ حصہ جماعتوں اور افراد کے وعدے حضور کے پیش ہو کر ان کی منظوری کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ مگر باوجود اس کے ابھی تک اکثر جماعتیں اور افراد ایسے ہیں۔ جن کے وعدے تاحال حضور کے پیش نہیں ہوئے۔ پس ہندوستان کی باقی جماعتوں کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہندوستان کی جماعتوں کا وقت بہت ہی کم رہ گیا ہے یعنی صرف دو ہفتے۔

ہندوستان کی جماعتوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے اس ارشاد کو کہ امید ہے مخلصین جماعت جلد سے جلد اس سال کی تحریک کو اس قدر زیادہ کامیاب ثابت کرینگے۔ کہ اس سے پہلے سلسلہ کی تاریخ میں اس کی مثال نہ پائی جاتی ہو۔" میں دوستوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ پہلے سالوں سے بڑھ کر اس میں حصہ لینے کی کوشش کرینگے۔ کیونکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ بلکہ اسے جتنی قربانی پیش کرنی پڑتی ہے۔ اتنا ہی وہ اخلاص میں آگے بڑھ جاتا ہے۔" پیش نظر رکھکر شاندار قربانی کا نظارہ پیش کیا ہے۔ اور گو اس ہفتہ کی ڈاک میں بیرون ہند کی جماعتوں کے وعدے حضور کے ابھی پیش نہیں ہوئے مگر بعض مخلصین کے وعدے ایسے شاندار ہیں۔ کہ انکو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ بیرون ہند کی جماعتوں کے تمام مخلص احباب بھی ہندوستان کے مخلصین سے آگے بڑھ جانے کی کوشش کرینگے۔ اور بیرون ہند کا ہر مخلص حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کو پڑھ کر اپنے چندہ میں پہلے دو سالوں سے بھی اضافہ کریگا۔ اور ان کے نمایاں شان بھی یہی ہے۔ کیونکہ بیرون ہند کے قریباً تمام احباب آسودہ حال ہیں۔ اور یہ تحریک بھی خصوصاً آسودہ حال احباب کیلئے ہے۔ اگرچہ اس تبلیغی جنگ میں حصہ دلانے کے لئے حضور نے ازراہ شفقت غرباء کے لئے بھی رستہ کھلا رکھا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے۔ کہ بیرون ہند کے مخلصین اس پہلے درجہ کی آخری جماعت میں ایسے اعلیٰ نمبروں میں پاس ہوں گے۔ کہ خدا کے فضل ان پر بارش کی طرح نازل ہونے لگیں گے۔ اور دشمنوں کے دل مایوسی سے پُر ہو جائیں گے۔ اور منافقوں کے گھروں میں صف ماتم بچھ جاوے گی"

بیرون ہند سے چندہ تحریک جدید میں نمایاں اضافہ کے ساتھ حصہ لینے والے احباب کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے

۱۔ مکرم حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا وعدہ ۱۵۰ روپیہ کا جو پہلے سال کے مقابل پر اڑھائی گنا اور دوسرے سال کے مقابل پر ڈیوڑھا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کے پیش ہوا۔ جس میں آپ نے لکھا۔ الفضل سے معلوم ہوا کہ تحریک جدید سال سوم کا اعلان حضور ایدہ اللہ کی طرف سے ہو گیا ہے۔ میری طرف سے ایک سو پچاس روپیہ قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس ناچیز اور حقیر رقم کو قبول فرمائے۔ اور دعا فرمائیں کہ وہ احمدیت کا سچا خادم بنائے۔ اور اپنی رضا سے نوازے۔ اور اپنا ہی بنائے۔

۲۔ منڈ نجبار سے ڈاکٹر عبد الغنی خاں صاحب اٹک و جناب عبد الغفور خاں صاحب کوکک نے معہ اہل و عیال ۲۷۸ شلنگ کی رقم دوسرے سال کے وعدے میں دی تھی جسے پورا کرتے ہوئے تیسرے سال کے لئے ۵۶۸ شلنگ کا وعدہ حضور کے پیش کرتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

یہ وعدہ ان کے پہلے سال کی ادا کردہ رقم ۱۳۰ کے مقابل قریباً سہ گنا اور دوسرے سال کی ادا کردہ رقم کے مقابل میں ڈیوڑھا ہے۔ ایسٹ افریقہ کی ہر جماعت اور براہ راست ارسال کرنے والے ہر مخلص کو اپنے وعدوں میں ایسی ہی قابل تقلید امثال کی پیروی کرنی چاہیئے۔ جو دوست وعدے کر چکے ہوں۔ مگر وہ سمجھتے ہوں کہ ان کی تیسرے سال کی رقم کم ہے۔ اور وہ بخوشی اضافہ کرنا چاہتے ہوں۔ ان کو چاہیئے کہ پھر براہ راست یا اپنے سکرٹری کے ذریعہ اپنا سابقہ وعدہ کردہ رقم میں اضافہ کر کے حضور کے پیش کریں۔

۳۔ ڈاکٹر محمد شاہ نواز خاں صاحب آف مگاڈی نے جنہوں نے تیسرے سال کا وعدہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا اعلان پڑھنے سے پہلے دوسرے سال سے زیادہ پیش کیا تھا۔ اب حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ پڑھکر پہلے وعدہ میں ۱۰۰ شلنگ کا اضافہ کیا ہے۔ پہلے سال ڈاکٹر صاحب نے اپنی مالی حالت کے ماتحت ۳۵ روپیہ کا وعدہ کیا۔ مگر ادا کرتے وقت ۱۰۰ روپیہ اضافہ کر کے ۱۳۵ روپیہ ادا فرمائے اور دوسرے سال ۲۰۹ روپیہ کا وعدہ کر کے ۲۶ روپیہ کا اضافہ کر کے ۲۳۵ روپیہ ادا کئے۔ اور اب تیسرے سال کے لئے ۳۳۴ کا وعدہ فرمایا جو پہلے سال سے اڑھائی گنا اور دوسرے سال سے قریباً ڈیوڑھا ہے۔ ڈاکٹر صاحب حضور کی خدمت بابرکت میں لکھتے ہیں۔

الحمد للہ رب العٰلمین تازہ ڈاک میں وہ بیش قیمت ہیرا ملا۔ جس کی ایک ماہ سے انتظار تھی۔ یعنی حضور کی تحریک جدید سال سوم کا اعلان جزاکم اللہ احسن الجزاء حضور نے باوجود ناسازی طبع جلدی اعلان فرما دیا۔ ورنہ واللہ اعلم کب تک ہم کو اور انتظار کرنا پڑتا۔ اللہ تعالیٰ حضور کی اس قربانی کی بہترین جزا دے۔ اور حضور کو کامل صحت اور طاقت دیکر لمبے عرصہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

پیارے آقا! حضور نے اس موقع پر پہلے سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس لئے دل تو چاہتا ہے کہ عقل کے تمام فتووں اور احتیاط اور دور اندیشی کی زنجیروں کو کاٹ کر سب کچھ حاضر کر دوں مگر پھر خیال آتا ہے۔ کہ بغیر اذن امام کے بڑی سی بڑی قربانی بھی بے برکت ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس قسم کے جذبات کو دبانا ہی مناسب ہے۔ جب تک کہ سب کچھ حاضر کر دینے کا ارشاد نہ آ جائے پس عرض ہے۔ کہ بندہ نے تحریک سے قبل ۴۰۰ شلنگ کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اب اس میں ۱۰۰ شلنگ کا اضافہ کرتا ہوں۔ کل ۵۰۰ شلنگ انشاء اللہ تعالیٰ تحریک جدید سال سوم کی مالی قربانی میں دو اقساط یعنی جنوری و فروری ۱۹۳۷ء میں ادا کروں گا۔ اہلیہ صاحبہ کا وعدہ ۷۵ شلنگ ہے۔ یہ رقم سال دوم سے ڈیوڑھی اور سال اول سے اڑھائی گنا ہے۔

۴۔ مکرمہ مریم بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد شاہ نواز خاں صاحب آف مگاڈی جنہوں نے پہلے سال سے سہ گنا اور دوسرے سال سے ڈیوڑھا وعدہ ۷۵ شلنگ تیسرے سال کا کیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور لکھتی ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ حضور تحریک جدید کے ذریعہ بہت سے روحانی ترقیات حاصل کرنے کے مواقع عطا فرما رہے ہیں۔ تحریک جدید کے تیسرے سال کا اعلان پڑھکر چندہ بڑھانے کی توفیق مل گئی۔ الحمد للہ۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید
قادیان

مقدمہ قبرستان کی سماعت

(از رپورٹر الفضل)

بیان گواہ عبداللہ ولد عبدالمجید صاحب

مجھے جماعت احمدیہ سے خارج کیا جاچکا ہے۔ پانچ چھ ماہ کا عرصہ ہوا۔ میں بھی سنگو کی لڑکی کی تدفین کے روز قبرستان میں گیا تھا۔ میں ولی محمد اور غلام محمد ملزمان سب سے پہلے وہاں پہنچے تھے۔ مہرالدین گمہار ہمیں رستہ میں ملا۔ اور کہا کہ احراری لاٹھیاں لیکر جمع ہیں۔ وہاں شاہ محمد قریشی اور عبداللہ گمہار ہم سے بھی پہلے پہونچے ہوئے تھے۔ ۲۵۔ ۳۰ احراری جن میں سے رحمت اللہ گمہار۔ عبدالحق خوجہ۔ اسحٰق پسر مہرالدین اور محمد الدین ماشکی کو میں پہچانتا ہوں۔ وہاں تھے۔ عزیز اور حمید اکشمیری بھی تھے۔ تھوڑی دیر بعد محمد خاں حوالدار اور چھ سات سپاہی آ گئے۔ پولیس کے آنے سے قبل ہم نے شاہ محمدؐ اور عبداللہ سے پوچھا۔ کہ تم قبر کیوں نہیں کھودتے۔ انہوں نے کہا۔ کہ احراری کھودنے نہیں دیتے۔ محمد خاں حوالدار نے آکر کہا۔ کہ بھوتنی کے مزدور بیٹھے ہیں۔ اور قبر نہیں کھودتے۔ اور ہمیں مخاطب کر کے ہتھکڑیوں کی طرف اشارہ کیا۔ اور کہا کہ یہ تمہارے لئے ہیں۔ اور میں دیکھوں گا کہ تم کس طرح قبر کھودتے ہو۔ اس کے بعد میں دل محمدؐ۔ ولی محمدؐ اور غلام محمدؐ وغیرہ خربوزوں کے کھیت میں چلے گئے تا پولیس ہمیں گرفتار نہ کرلے۔ تھوڑی دیر بعد جنازہ آگیا۔ اور ہم بھی قبرستان میں واپس آگئے۔ ولی محمدؐ نے کہی سے قبر کھودنی شروع کی۔ اور عبدالحق نے آکر کہی پکڑ لی۔ اور کہا کہ پہلے مجھے بھی مار لو۔ اور ساتھ ہی میری قبر بھی بنا دو ورنہ جیتے جی میں نہیں کھودنے دونگا کشمکش میں عبدالحق گر گیا۔ مگر پھر اٹھا۔ اور دوبارہ کہی چھیننے کی کوشش کی۔ اس پر بعض نوجوانوں کو جوش آگیا۔ جن میں سے ایک میں بھی تھا اور ہم نے اسے لاٹھیوں سے مارا میں نے بھی اسے دو سوٹے مارے۔ عطاءالرحمٰن نے بھی میرے سامنے مارا تھا۔ عبدالرحمٰن جٹ اور ظہور احمد ملزمان بھاگے آئے اور کہا کہ مت مارو اور عبدالرحمٰن جٹ ملزم نے ہمیں دھکے مار کر پرے ہٹا دیا۔ ملزمین میں سے سوائے ان دونوں کے اور کوئی سامنے نہ تھا۔ اس کے بعد دو حلقے بنائے گئے۔ اور قبر کھودی جانے لگی۔ مگر پولیس والے پھر مزاحمت کرتے تھے۔ اس اثنا میں کیمرہ کا فوکس ان کی طرف کیا گیا۔ تو وہ ہٹ گئے۔ تھوڑی دیر بعد لالہ وزیر چند آیا۔ اور دریافت کیا۔ کہ کون روکتا ہے۔ جب کسی نے احراریوں کی طرف اشارہ کیا۔ تو وہ ان کی طرف چلا گیا۔ جب لالہ وزیر چند آیا تو میت لحد میں رکھی جاچکی تھی۔ احمدی اندازاً دو اڑھائی سو تھے۔ کسی نے مارنے کے لئے ہمیں کوئی حکم نہیں دیا تھا۔

میں نے کسی احمدی کو وردی میں نہیں دیکھا۔ اور عبدالرحمٰن جٹ ملزم کو میں نے کبھی بھی وردی میں نہیں دیکھا۔ میں نے کسی بگل یا وسل کی آواز نہیں سنی۔ میرے والد کو بھی جماعت احمدیہ سے خارج کیا جا چکا ہے۔ مجھے عام طور پر عبداللہ کبابی کہتے ہیں۔

بجواب جرح ۔ مجھے معلوم نہیں مجھے جماعت سے کیوں خارج کیا گیا۔ پولیس نے مسماۃ نذیراں پر دست درازی میں میرا چالان کیا تھا۔ مگر میں بری ہو گیا تھا۔ میں اب بھی اپنے آپ کو احمدی سمجھتا ہوں۔ میرا جماعت میں دوبارہ آنے کو جی چاہتا ہے۔ میرا گھر سنگو کے گھر سے ۵۰۔ ۶۰ قدم کے فاصلہ پر اسی محلہ میں ہے۔

میں اس روز خود بخود ہی قبرستان کو جا رہا تھا۔ ولی محمد اور غلام محمد وغیرہ مجھے راستہ میں ملے تھے۔ عبدالحق محمد اسحٰق اور بعض احراری مقام قبر کے پاس ہی کھڑے تھے۔ جب جنازہ پونچا ہیں۔ اور میرے ساتھی خالی ہاتھ گئے تھے۔ عبدالحق کو مارنیکے لئے میں نے کسی سے لاٹھی چھینی تھی۔ جو ابھی تک میرے پاس ہے۔ عطاء الرحمٰن کے سوا اور کسی مارنے والے کا نام میں نہیں جانتا مگر وہ سب لڑکے ہی تھے۔ میں ان کو شناخت بھی نہیں کر سکتا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ جو لوگ جنازہ کے ساتھ آئے ان میں سے کون کون قبر کے پاس کھڑا ہوا۔ میں شناخت پریڈ میں شامل ہوا تھا۔ میں نے مجسٹریٹ کے سامنے اس واقعہ کا اظہار نہیں کیا تھا۔ ہم نے حوالدار سے کوئی شکایت نہیں کی تھی۔ مگر وہ احراریوں کی باتیں سن رہا تھا۔ عبدالحق دو چار سوٹے کھا کر ہی گر گیا۔ گر نیکے بعد اسے کسی نے نہیں مارا۔ لالہ وزیر چند نے اس سے کوئی بات نہیں کی۔ اس وقت میں وہاں سے ہٹ گیا تھا۔ میرے سامنے کسی نے عبدالحق مضروب کی طرف اشارہ کر کے لالہ وزیر چند سے نہیں کہا تھا۔ کہ یہ روکنے والا ہے۔

بجواب کمر جرح ملزمین میں سے کوئی مجھے جماعت میں داخل کرنیکا اختیار نہیں رکھتا۔ صرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی ایسا کر سکتے ہیں۔

بیان گواہ مولوی ظفر محمد صاحب مولوی فاضل

میں نظارت خاص کا کارکن ہوں۔ اور قاضی بھی ہوں ۱۴؍ کی صبح کو مولوی عبدالرحمٰن جٹ ملزم کے کہنے پر میں تھانہ میں یہ رپورٹ دینے گیا۔ کہ ہم منگو کی لڑکی کا جنازہ لیکر قبرستان جا رہے ہیں۔ میں قریباً ۷ بجے چوکی میں گیا۔ میں نے لالہ وزیر چند سے جاکر یہ بات کہہ دی۔ اور کہا کہ قبرستان چلیں۔ اس نے کہا کہ میرا ایک آدمی تار دینے گیا ہے۔ واپس آ جائے۔ تو چلتا ہوں مجھے بھی کہا کہ ٹھہر جاؤ اکٹھے چلتے ہیں۔ پھر اکٹھے ہی ہم گئے۔ راستہ میں ایک شخص گھوڑی پر سوار شہر کی طرف آ رہا تھا وہ ایشر سنگھ کے کنوئیں کے مغرب کی طرف تھا۔ اور ہم سے ستر اسی گز کے فاصلے پر تھا۔ لالہ وزیر چند نے مجھے کہا کہ یہ چودہری حاکم علی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ ایک شخص محمد علی بھی چودہری حاکم علی کے ساتھ تھا وہ آریہ سکول کی طرف سے آ رہے معلوم ہوتے تھے۔ جب ہم پونچے اسوقت قبر بھری جا رہی تھی۔ لالہ وزیر چند نے احمدیوں کو روکا۔ اس پر ظہور احمد ملزم نے کہا کہ تحریری آرڈر دو اگر تعمیل کرانا چاہتے ہو۔ اس پر اس نے کہا۔ ٹھہرو سب کچھ لکھ دونگا۔ اور پھر احراریوں کی طرف چلا گیا۔ اندازاً تیس چالیس احراری بوہڑ کے نیچے تھے۔ جن میں سے تین چار قبر کے پاس آ گئے تھے۔ لالہ وزیر چند واپس نہ آیا۔ اور ہم نے کچھ دیر انتظار کر کے قبر مکمل کر دی۔ اور احمدی چلے گئے۔ میں نے کوئی احمدی باوردی نہیں دیکھا۔ اسی روز دس بجے کے قریب لالہ وزیر چند مجھے چوکی کے پاس ملا اور کہا کہ عبدالرحمٰن جٹ اور ظہور احمد ملزمان کو بھیج دو سپرنٹنڈنٹ صاحب بلاتے ہیں مگر یہ دونو ملزم مجھے نہ ملے تھوڑی دیر بعد میں صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کو گیا۔ اور لالہ وزیر چند اور محمد خان ہیڈ کنسٹیبل کو دروازہ سے نکلتے دیکھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم نے ان کو بلا لیا ہے دونو ملزم مجھے دفتر میں ملے اور میں بھی ان کے ساتھ چوکی میں گیا۔ جب میں اور دونو ملزم وہاں کھڑے تھے۔ بعض سپاہی لالہ وزیر چند کے بلانے پر باری باری وہاں آئے۔ اور پھر چلے گئے۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ کیا بات چیت ہوئی۔ صرف ملزم عبدالرحمٰن جٹ کی ملاقات سپرنٹنڈنٹ صاحب سے ہوئی۔ میں اور ملزم ظہور احمد باہر کھڑے رہے

۱۵ر جون ۱۹۳۶ء کو میں نے پولیس چوکی میں دو رپورٹیں دی تھیں۔ایک ناظر امور عامہ کی طرف سے اور ایک نائب ناظر امور عامہ کی طرف سے تھی۔

۱۵ر جون ۱۹۳۶ء کی شام کو محمد خاں اور سلطان کو میں نے اس غرض سے مقرر کیا تھا۔کہ رات قبرستان میں نگرانی کریں۔کیونکہ افواہ تھی۔کہ احراری احمدیوں کی دو لاشوں کو جو اس روز دفن ہوئی تھیں قبروں سے نکال کر باہر پھینکدیں گے۔انہوں نے اس شب تین بار مجھے اطلاع دی۔کہ بعض احراری قبرستان میں ادھر ادھر پھر رہے ہیں۔جن کی تعداد پندرہ بیس ہے۔

۱۵ اور ۱۶ کی درمیانی شب کو دس بجے میں منگو کے ساتھ چوکی میں گیا تھا۔ اور منگو نے وہاں رپورٹ درج کرائی تھی جو فوٹو پیش کیا گیا ہے۔اس میں نشان ح والی تصویر میری ہے۔اور یہ فوٹو اسی نظارہ کا ہے۔نشان T والا فوٹو بشیر احمد کا ہے۔نشان ح × اور ۷ مفتی فضل الرحمن نواب الدین کنسٹبل اور لالہ وزیر چند کے ہیں۔عبدالعظیم ملزم دفتر قضا کا محرر ہے۔ملزم عبدالرحمن جٹ قاضی اور دفتر قضاء کا انچارج ہے۔اس روز ملزم عبدالرحمن جٹ نے وردی نہیں پہنی ہوئی تھی۔

بجواب جرح۔میں مدرسہ احمدیہ سے پولیس چوکی میں گیا تھا۔اس وقت مدرسہ احمدیہ میں اسی نوے آدمی تھے۔چوکی جاتے ہوئے مجھے کئی آدمی ملے تھے جن میں سے اس وقت صرف ایک محمد صدیق یاد ہے۔چوکی میں سوائے لالہ وزیر چند کے میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ہم وہاں زیادہ سے زیادہ دس پندرہ منٹ ٹھہرے تھے۔جب مدرسہ احمدیہ سے چوکی کے لئے روانہ ہوا تو اس وقت تک میت وہاں نہیں پہونچی تھی۔میں چوکی میں دس بارہ منٹ میں پہونچ گیا۔کیونکہ رستہ میں محمد صدیق کے ساتھ باتیں کرتا رہا۔میں نے اکا دکا پندرہ بیس آدمی قبرستان جاتے دیکھے تھے۔میں ان میں سے کسی کا نام نہیں بتا سکتا۔کیونکہ میری نظر کمزور ہے۔اور میں ڈیڑھ سو قدم تک اچھی طرح پہچان سکتا ہوں۔لالہ وزیر چند نے عبدالحق مضروب سے کوئی بات نہیں کی۔عبدالحق وہاں پڑا ہوا تھا۔میں نے کسی سے نہیں پوچھا۔کہ عبدالحق کو کس نے مارا ہے۔میں بھی سب احمدیوں کے ساتھ واپس آگیا۔جب میں عبدالرحمن جٹ اور ظہور احمد ملزمان کے ساتھ چوکی گیا تو راجہ عمر دراز بھی وہاں تھا۔میں نے وزیر چند سے نہیں پوچھا کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب کیوں ان دونوں ملزموں کو بلاتے ہیں۔عبدالرحمن جٹ ملزم نے مجھے بتایا تھا۔کہ سپرنٹنڈنٹ نے اس سے واقعہ کے متعلق دریافت کیا تھا۔جو اس نے بتا دیا۔میں نے یہ واقعات کسی افسر کو خود نہیں بتائے مگر چاہتا تھا کہ اگر وہ مجھ سے دریافت کریں۔تو ان کو اصل واقعہ بتا دوں۔

درخواست دعا

خاکسار تقریباً ۲ ماہ سے خرابی جگر کی وجہ سے بیمار ہے۔چند دنوں سے زیادہ تکلیف ہے۔بزرگان سلسلہ دعا صحت فرمائیں۔مبارک احمد ہری پور ہزارہ

حصہ آمد میں اضافہ کی فہرست کی اصلاح

الفضل مورخہ ۵ر جنوری ۱۹۳۷ء میں اضافہ کردہ موصیوں کی فہرست شائع ہوئی ہے اس میں دو موصیوں کے اضافہ کردہ حصوں میں غلطی ہو گئی ہے۔چوہدری بدرالدین صاحب کا $\frac{1}{10}$ کی بجائے $\frac{1}{10}$ شائع ہوا ہے۔دراصل $\frac{1}{10}$ $\frac{15}{10}$ کی بجائے $\frac{1}{5}$ ہے۔اسیطرح مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی قادیان کا حصہ $\frac{1}{10}$ کی بجائے $\frac{1}{9}$ شائع ہوا ہے۔یہ $\frac{1}{9}$ کی بجائے $\frac{1}{8}$ ہی۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

ضروری اطلاع

یہ یاد رہے کہ میری دوائی صرف نامردی سستی جریان احتلام سرعت اور کمزوری لاغری کیلئے مخصوص ہے۔ یہ امراض خواہ کسی سبب ہوں یعنی یا کثرت مباشرت یا عادت بد کے سبب سے یکساں مفید ہے۔ سوزاک یا آتشک سے پیدا کی ہوئی کمزوری کیلئے اسکا استعمال کرنا طاقت سی بہمی کرتا ہے مادر زاد نامردی کے لئے میری دوائی مفید نہیں ہے۔

شرطیہ علاج اور شرطیہ وعدہ

ہندو کو دھرم اور مسلمان کو ایمان کی قسم ہے کہ اگر میری دوائی کے استعمال سے حسب دلخواہ فائدہ نہ ہو تو حلفی تحریر بھیجکر قیمت واپس منگا لیں عدم صحت کی صورت میں کسی کا پیسہ رکھنا گناہ سمجھتا ہوں۔ اب بھی اگر کوئی میری دوائی سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس کی قسمت

آتشک و سوزاک

میں نے بڑی جستجو اور تلاش سے ان ہر دو شکایات کے دفعیہ کیلئے بے نظیر اور تیر بہدف ادویات دستیاب کی ہیں جو بالکل بے ضرر ہیں۔ ان ہر دو ادویات کے استعمال سے آتشک و سوزاک فوراً دور ہوجاتے ہیں یہ امراض خواہ کتنے ہی پرانے کیوں نہ ہوں۔ ان ہر دو ادویات کے استعمال سے جسم سے زہریلا اثر دور کرکے خون کو پاک صاف کر دیتی ہیں اور لطف یہ کہ پھر دوبارہ ان امراض کے پھوٹنے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ سوزاک کی جلن ٹیس اور پیپ صرف بارہ گھنٹے میں بند ہوجاتی ہے اور آتشک کی دوائی کے استعمال سے نہ منہ آتا ہے اور نہ قے یا دست بغیر کسی قسم کی تکلیف کے ایک ہفتہ کے اندر اندر آتشک کا مادہ خون سے خارج ہوکر ہمیشہ کے لئے تندرستی حاصل ہوجاتی ہے اور جسم کندن کی طرح چمکدار ہوجاتا ہے آتشک کے

بہتوں کا بھلا ہوگا! اسکے پڑھنے سے

ناظرین میں نہ اشتہاری حکیم ہوں نہ ڈاکٹر۔ بلکہ ایک معمولی کلرک ہوں۔ بدقسمتی سے میں اپنی جوانی میں عادت قبیحہ کا مرتکب ہوگیا۔ جسکے نتیجہ بد سے میں بالکل بے خبر تھا۔ اچانک عرصہ ڈیڑھ سال کے بعد مجھے ناطاقتی کے نامراد مرض جو اس عادت کا نتیجہ ہوتے ہیں لاحق ہوگئے۔ بے انتہا کمزوریوں کے سبب میرا چہرہ زرد، بدن لاغر اور زرد ہونے لگا دوست احباب میری پژمردگی کا سبب پوچھتے تھے مگر میں کسی کو اپنی حالت سے آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ درپردہ لاہور اور دیگر شہروں کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکیموں سے جو کے لمبے چوڑے اشتہاروں کی کوئی حد نہ تھی ادویات منگوا کر استعمال کرتا رہا لیکن بالکل بے سود خاک بھی فائدہ نہ ہوا بلکہ علاوہ خرچ کے کئی ایک اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا مایوسی کی حالت میں میں زندہ درگور رہنے کو ترجیح دیتا تھا۔ اتفاق خوش قسمتی سے مجھے ایک ملازمت میں نیپال جانا پڑا۔ بارہ ۱۹۱۰ء میں لاہور سے نیپال روانہ ہوا اور ایک دو جگہ ٹھہرتا ہوا نیپال کے مشہور شہر کھٹمنڈو میں اترا میرے ساتھ ایک فقیر خضر صورت جو ایک دو روز پہلے کے وہاں مقیم تھے مجھے پوچھنے لگے کہ بابا اداس اور تمہاری شکل مریضوں کی سی کیوں ہے میرے پر درد دل نے اس فقیر خضر صورت اور کامل سنیاسی سے اپنا سارا ماجرا کہہ ڈالنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ میں نے بے کم و کاست اپنی تمام سرگذشت کا کچا چٹھا بیان کرکے یہ بھی کہہ دیا کہ اب میں اس زندگی سے تنگ آکر خودکشی کرنے پر آمادہ ہوں اس فقیر صاحب نے ازراہ شفقت میرے حال زار پر رحم فرما کر ایک نسخہ کھانے کیلئے مقوی گولیوں کا اور دوسری کمزوری دور کرنیکے لئے مالش کا بتایا۔ چنانچہ حسب ہدایت بموجب ارشاد اس صاحب کمال کے چند ایک جنگلی جڑی بوٹیاں اور کئی ایک ادویات بازار سے خرید کر ہر دو جوہر کیمیا کو روبرو اس صاحب کمال کے تیار کرکے استعمال کرنا شروع کیا۔ **ناظرین میں اپنے خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہہ رہا ہوں** کہ ساتویں روز ہی میری تمام شکایتیں جو ایک ایسے مریض کو لاحق ہوا کرتی ہیں رفع ہونی شروع ہوگئیں اور میں اپنے آپکو بیحد خوش قسمت فرد کہنے کا مستحق ہوگیا۔ اگرچہ مجھ کو چند ہی روز کے استعمال سے نمایاں فائدہ ہوگیا۔ مگر میں نے بموجب ارشاد اپنے محسن کے ۴۱ روز تک پرہیز جاری رکھا۔ میں ہر روز تین سیر دودھ باسانی ہضم کر لیتا تھا میرا چہرہ بارونق بدن مضبوط اور بینائی طاقت ور ہوگئی۔ اور تمام امراض کافور ہوگئے۔ گویا کبھی ہوئے ہی نہ تھے۔ لاہور واپس آکر باقی ماندہ دوائی کا کئی ایک مایوس الصحت مریضوں پر تجربہ کیا۔ چنانچہ ہر قسم کی کمزوری وغیرہ کے لئے اکسیر سے بڑھکر پایا اب کئی ایک دور اندیش اصحاب کے اصرار پر اور عوام کے فائدے کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اشتہار بغرض رفاہ عام دیا جاتا ہے جو اصحاب اس مرض اور قبیح عادت کا شکار بن کر اپنے قویٰ زائل کر چکے ہیں اور سینکڑوں روپے علاج معالجہ پر صرف کرکے بھی مایوس ہو گئے ہیں۔ وہ اس قلیل القیمت اور سریع التاثیر دوائی کو استعمال کرکے صحت یاب ہوجائیں۔ اور خدا کے فضل کے گیت گائیں قیمت صرف لاگت اور اشتہارات پر بمشکل اکتفا کرتی ہے ذاتی فائدہ بہت کم ملحوظ ہے **قیمت فی شیشی روغن مالش** دو صحت کے لئے کافی ہے **تین روپے آٹھ آنے قیمت مقوی اعصاب نیپالی گولیاں فی شیشی جس میں سات یوم کی ۱۴ خوراک موجود ہیں۔ صرف دو روپے آٹھ آنے (ع۸/۲)** جملہ امراض مخصوصہ مریضوں کے لئے یہ گولیاں ازحد مفید ہیں اور مادر زاد کمزوری کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری کا مرض کیوں نہ ہو۔ تین شیشی مقوی اعصاب گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ اس دوائی کے استعمال سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ ہی اس دوائی میں کسی کشتہ وغیرہ کی آمیزش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر بوڑھا جوان باسانی بغیر لحاظ موسم کے ان گولیوں کا استعمال کر سکتا ہے۔ اور لطف یہ کہ اس دوائی کے استعمال کے بعد کسی دوائی کی ضرورت نہ رہے گی۔ مکمل بکس کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ مکمل بکس میں تین شیشی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش ہوگی۔ **مکمل بکس کی قیمت دس روپے** دو مکمل بکسوں کی قیمت ۱۹ روپے معمولی کمزوری کے لئے دو شیشیاں نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے آخر میں یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ اس اشتہار کے نکالنے سے میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے اور نہ ہی بفضل خدا مصنوعی یا جعلی اشتہارات شائع کرکے پبلک سے روپیہ کمانے کی خواہش ہے بلکہ ہر خاص و عام کے فائدہ کو مدنظر رکھ کر اور احباب کے اصرار پر یہ اشتہار بجنسہ درج کیا جاتا ہے۔ تندرست اصحاب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں کیونکہ اس کے استعمال سے بدن میں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ کاہلی سستی دور ہوجاتی۔ بدن میں چستی آتی ہے طبیعت ہشاش بشاش رہتی ہے اس لئے وہ تمام مریض جو ہر جگہ سے مایوس ہو چکے ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں۔ یہ ان تمام مخفی دکھوں کا تمام دنیا کی دوائیوں سے عجیب و غریب علاج ہے۔ ضرورتمند اصحاب کو تجربہ کرنا لازمی ہے۔

ملنے کا پتہ

شیخ غلام احمد محلہ پڑ گیلانیاں موچی دروازہ لاہور

دفعیہ کیلئے لاجواب دوا ہے قیمت دوائی آتشک صرف پانچ روپے (صہ) محصولڈاک علاوہ قیمت دوائی سوزاک صرف پانچ روپے (صہ) محصولڈاک بذمہ خریدار ہے

جناب ڈاکٹر سیٹھ رام صاحب ٹیکنیکل فیلو آئی۔ سی ڈسپنسری بادل وحید آباد (سندھ) میں نے آپکی دی پی جس میں تین شیشی نیپالی گولیاں اور ایک شیشی نیپالی تیل تھا۔ وصول کرکے ایک مریض پر تجربہ کیا۔ آپ کی دوا بیدل نے مریض کو بالکل تندرست کردیا۔ مہربانی کرکے ایک پارسل اور روانہ کردیں۔ میں نے اپنے مریضوں میں آپ کی دوائی کا چرچا شروع کر دیا ہے واقعی اکسیر صفت دوا ہے تجربہ کرنے پر اکسیر ثابت ہوئی ہیں جناب شیخ صاحب! السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ میں آپ کی دوائی جو آپکے شفاخانہ سے لایا وہ گولیاں اور روغن مایوس العلاج مریض پر تجربہ کرنے سے اکسیر ثابت ہوئی ہیں ہم آپکی ممنت اور سچائی کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ حکیم شیخ عبید اللہ گجرات

جناب شیخ عالمدین صاحب بشیر گڑھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی سے میرے زیر علاج مریض عرصہ چار سالہ صحتیاب ہورہے ہیں میں آپکی دوائی کو اکسیر سے بڑھکر دوا شمار کرتا ہوں۔ دو مریضوں کے لئے دو مکمل بکس میرے نام روانہ کریں۔

جناب ڈاکٹر مکرجی صاحب پنہا بنگال تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی سے دو مریض اور تندرست ہوگئے ہیں واقعی آپکی دوائی بہت مفید ہے ایک مکمل بکس ایک مریض کے لئے اور روانہ فرمائیں **آپکی دوا بہت قابل تعریف ہے** جناب شیخ صاحب السلام علیکم چند یوم ہوئے ہیں آپ سے ایک شیشی مقوی اعصاب گولیاں منگا کر استعمال کیں واقعی ان کے استعمال سے میں بالکل ٹھیک ہوگیا ہوں آپکی دوا بہت قابل تعریف ہے۔ منشی فضلدین کارخانہ دار دوالیال میں مردہ سے زندہ ہوگیا ہوں جناب شیخ صاحب تسلیم مرسلہ مقوی اعصاب گولیاں کا استعمال

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

جبل الطارق ۱۳ جنوری۔ کل باغی جہازوں نے ملاغہ پر ہولناک بمباری کی جنگ ہسپانیہ کے آغاز سے اس وقت تک کسی مقام پر ایسی شدید بمباری نہیں کی گئی تھی۔ ساردسے اور ہالینڈ کے بحری جہازوں کے عملہ بمباری نے چشمدید حالات بیان کئے۔ تفصیلات مظہر ہیں کہ ہوائی جہازوں نے ۱۰۰ آتش افروز بم پھینکے اور بحری جہازوں نے ۲۰۰ گولے برسائے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۳۰۰ اشخاص ہلاک ہو گئے ہسپتالوں کی عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ اور سینکڑوں مکانات میں آگ لگ گئی۔

قاہرہ ۱۳ جنوری۔ سر مائیلز لیمپسن نے جو اس سے پیشتر مصر میں ہائی کمشنر تھے مصر میں پہلے برطانی سفیر کی حیثیت میں اپنی اسناد پیش کر دیں۔ سفارت کا قیام برطانیہ کی طرف سے مصر کی خودمختاری کے اعتراف کے مترادف ہے۔

ماسکو ۱۳ جنوری۔ حکومت روس کے فوجی بجٹ ۱۹۳۷ء سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۳۶ء کی نسبت مصارف میں ۵۳ فیصدی اضافہ کیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۱۳ جنوری۔ امریکہ کے کارخانہ ہائے موٹر سازی میں ہڑتال کی وجہ سے ایک لاکھ ۱۵ ہزار مزدور بیکار ہو چکے ہیں۔ آج موٹر کارپوریشن نے ایک اور کارخانہ بند کر دیا اس میں ۱۴ ہزار مزدور کام کرتے تھے۔ ایک فیکٹری میں خفیف بلوہ ہو گیا۔ ہڑتالی دھرنا مار کر کارخانہ میں بیٹھ گئے تھے۔ انہیں زبردستی نکالا گیا۔ ہڑتال کے لیڈر مشورہ کرنے کے لئے واشنگٹن آ گئے ہیں۔

کلکتہ ۱۳ جنوری۔ بیگم سکینہ فرخ سلطان موید زادہ ایم اے بی ایل ممبر کلکتہ کارپوریشن نے کارپوریشن کی مسلمانوں کی شکایت کے ازالہ سے بے توجہی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر رکنیت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ آپ نے استعفیٰ میں جہاں کارپوریشن کی مسلم حقوق سے لاپرواہی کا ذکر کیا ہے۔ وہاں اس امر کا بھی اظہار کیا ہے۔ کہ کارپوریشن کے مسلم اراکین نے مسلمانوں کی شکایات کا ازالہ کرنے کی ساعی کو یا تو بددل ہو کر چھوڑ دیا ہے۔ زیادہ بالکل نا امید ہو کر اس کوشش سے دست کش ہو گئے ہیں۔

نانکن ۱۳ جنوری۔ مرکزی حکومت نے باغی جرنیل کو الٹی میٹم دیا تھا جس کے نتیجہ میں جرنیل مذکور سیانفو سے لنٹن کی طرف پسپا ہو گیا ہے۔ اور مؤخر الذکر مقام میں فوجی مستقر قائم کر دیا گیا ہے۔ چانگسو لیانگ کی فوج لے جس کا کوئی قائد نہیں۔ جرنیل مذکور کی اطاعت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور وہ ہنوز سیانفو پر قابض ہے۔

ٹرپونڈرم ۱۳ جنوری۔ آج مسٹر گاندھی نے مہاراجہ ٹراونکور سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔

بمبئی ۱۳ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سیٹھ جمنا لال بجاج نے جامعہ ملیہ دہلی کو ۱۶ ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ دیا ہے۔

نئی دہلی ۱۳ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح غازی آباد ریلوے سٹیشن کے قریب مال گاڑی اور ایک شنٹنگ انجن کے درمیان تصادم ہو گیا جس کے نتیجہ میں مال گاڑی کے قریباً دس ڈبے پٹڑی سے اتر گئے۔ اور غازی آباد اور دہلی سٹیشن کے درمیان لائن ۱۱ گھنٹہ تک بند رہی۔

آگرہ ۱۳ جنوری۔ ضلع آگرہ کے ایک گاؤں سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ وہاں ایک نوجوان برہمن عورت نے ستی کا ارتکاب کر کے اپنے آپ کو نذر آتش کر دیا۔ پولیس کو اس حادثہ کی اطلاع بعد از وقت موصول ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں متعدد گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔

بیت المقدس ۱۳ جنوری۔ شاہی کمیشن کے سامنے عربوں کی نمائندگی کرتے ہوئے بیت المقدس کے مفتی نے اعلان کیا۔ کہ عربوں کا نصب العین یہ ہے۔ کہ فلسطین کے اندر قومی آزادی حاصل کی جائے۔ مفتی نے مطالبہ کیا۔ کہ فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن بنانے کے تجربہ کو فوراً بند کر دیا جائے۔ اور انتداب کو منسوخ کر دیا جائے۔

پشاور ۱۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ بلدیہ پشاور نے ایک قرارداد کو منظور کرتے ہوئے مروجہ نرخ سے کم قیمت پر آٹا فروخت کرنے کے لئے بلدیہ کی طرف سے سولہ دکانیں کھولنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں دس ہزار روپیہ وقف کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۱۳ جنوری۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ وادی خیبورہ میں ۱۰ جنوری کے بعد اس وقت تک چند معمولی شبخونوں کے سوا ہر طرح کا امن رہا۔ سڑک کی تعمیر کا کام تسلی بخش طریق پر جاری ہے

لاہور ۱۳ جنوری۔ سر سکندر حیات خان نے پنجاب اسمبلی میں پہلی کابینہ کی تشکیل کے متعلق اخبارات میں بیان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے کہ انتخابات کے اختتام سے پہلے اتحاد پارٹی کی پوزیشن کے متعلق حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ اگر اتحاد پارٹی کو کابینہ مرتب کرنے کے لئے کہا گیا۔ تو صوبہ کی بہبود کی خاطر اپنے پروگرام کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے ہم اسمبلی کے زیادہ سے زیادہ ممبروں کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ نیز کابینہ میں پالیسی اور مقصد میں ہم آہنگی حاصل کرنے کے پیش نظر اتحاد پارٹی تمام اہم مذہبی اقوام کو وزارت میں مناسب حصہ دینے کی کوشش کرے گی۔

گلاسگو ۱۴ جنوری۔ سکاٹلینڈ اور آئرلینڈ کے درمیان ایک جہاز چٹانوں سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا۔ جس کے نتیجہ میں ۳۲ اشخاص مفقود الخبر ہیں۔ اندیشہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ڈوب گئے ہیں۔

لنڈن ۱۳ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈیون پورٹ اور شیرنس کے کارخانجات جہاز سازی کے پانچ ملازمین کو پولیس اور محکمہ اطلاعات خفیہ کے افسروں کی تحقیقات کے نتیجہ میں برطرف کر دیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے امیر البحر کی کسی خفیہ اطلاع کا انکشاف کر دیا تھا۔

قاہرہ ۱۳ جنوری۔ عربی اخبارات کی اطلاع ہے کہ حکومت ترکیہ نے غیر ملکی کمپنیوں سے جو مشرقی ریلوے ساڑھے ۴ لاکھ ترکی لیرہ میں خریدی تھی۔ وہ یکم جنوری سے ترکی کے حوالہ کر دی گئی ہے۔

ٹانجیر ۱۳ جنوری۔ اس وقت جرمنی ہسپانوی مراکش کے عربوں میں جرمنی کے حق میں زور شور سے پراپیگنڈا کر رہے ہیں اور ساتھ عربوں کی ایک فسطائی فوج بھی تیار کر رہے ہیں۔ چونکہ یہ خدشہ پایا جاتا ہے۔ کہ جلدی یا بدیر کوئی نازک صورت حالات پیدا ہو جائے۔ اس لئے ۳۰ ہزار فوجیوں کی رہائش اور خوراک کے متعلق ابتدائی انتظامات کئے گئے ہیں۔

بیت المقدس ۱۳ جنوری۔ ایک یہودی اخبار لکھتا ہے کہ اعراب فلسطین کے قائد فوزی بے نے حکومت برطانیہ کو نوٹس

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ارزاں مائلیج کوپنز اول اور دوم درجہ کے سفر کے لئے صناعوں اور تاجروں کی سہولتوں کی غرض سے اس وقت جاری کئے جا رہے ہیں۔ یہ کوپنز نو بڑی ریلوں یعنی این ڈبلیو، جی۔ آئی۔ پی، بی۔ بی۔ اینڈ سی آئی ریلوے، آئی ایل۔ بی، این۔ ایس، ایم اینڈ۔ ایس، ایم میسور۔ اینڈ ایس آئی ریلویز پر سفر کے لئے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۳۰۰۰ میل کے سفر پر حاوی کوپنز جو تاریخ اجراء سے کر چھ ماہ تک کام آ سکیں گے ان کی حسب ذیل شرحیں ہوں گی۔

اول درجہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۸۰ روپے

دوم درجہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴۰ روپے

نوٹ:- کوپنوں کا استعمال مستند تجارتی فرموں اور تاجروں یا ان کے باقاعدہ اختیار یافتہ نمائندوں تک محدود ہے مفصل حالات کے لئے مندرجہ ذیل افسروں سے خط و کتابت کی جائے۔

چیف کمرشل مینیجر لاہور یا ڈویژنل سپرنٹنڈنٹس دہلی۔ فیروزپور۔ کراچی۔ لاہور۔ ملتان۔ کوئٹہ۔ راولپنڈی۔ اسسٹنٹ اوپریٹنگ آفیسر شملہ۔ سٹیشن سپرنٹنڈنٹس دہلی و لاہور اور سٹیشن ماسٹر امرتسر۔

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

میرے پاس نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائیدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے۔ احباب کرام اور دیگر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں۔ مال حسب منشا اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا۔ نوٹ ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمائیں لکھنے کا پتہ۔ قاضی غلام حسین احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ پنجاب

تپدق کا علاج

دق کی بیماری پھیپھڑے کی ہو یا انتوں کی اس کے لئے کندن کا طریقہ علاج شرطیہ طور پر دوسرے تمام علاجوں سے زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہوا ہے۔ اس بہترین طریقہ علاج کی پوری تفصیل معلوم کرنے کیلئے نیچے کے پتہ سے رسالہ تپدق کا علاج مفت منگا کر پڑھیں۔ اور بیمار کا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے اس بیماری کیلئے دنیا کے سب سے بہتر علاج سے فائدہ اٹھائیں

کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی

محض مخلوق خدا کی بھلائی کے لئے

دو نایاب گوہر کوڑیوں کے مول

بندش پیشاب کی دوا یہ مرض عموماً بڑی عمر میں لاحق ہوتا ہے پیشاب بند ہو جاتا ہو یا رک رک کر آتا ہو۔ جلن ہو۔ سوزش ہو۔ ڈاکٹروں اور حکیموں نے لاعلاج قرار دے کر سلائی کے پیشاب نکالنے کا اور کوئی ذریعہ بتایا ہو۔ ایسے تمام مریض میری طرف رجوع کریں انشاء اللہ تعالیٰ پہلی ہی خوراک سے جو کہ ایک چٹکی بھر دی جاتی ہے پیشاب خود بخود بغیر تکلیف کے جاری ہو جائے گا۔ مگر کلی صحت اور عمر بھر اس موذی مرض سے چھٹکارا پانے کے لئے پانچ خوراک کا استعمال ضروری ہے تجربہ شرط ہے۔ قیمت صرف پانچ روپے۔

۲۔ درد دور کی دوا بدن کے کسی حصہ میں درد ہو۔ گوشت میں ہو یا ہڈی میں ہو۔ ریح کا ہو یا لنگن کا ہو یا جوڑوں میں ہو۔ درد خواہ کسی قسم کا ہو مگر چوٹ کا درد نہ ہو۔ صرف ایک ہفتہ استعمال کرنے سے انشاء اللہ کلی صحت ہوگی۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت صرف دو روپے

المشتہر مرزا مراد بیگ احمدی چک نمبر ۲۳۸ ڈاکخانہ جڑانوالہ ضلع لائلپور

قدرتی طریقہ علاج کی — بہترین لاثانی کتاب

جام تندرستی

ڈاکٹر دولت رام صاحب شرما ماہر معالج قدرتی طریقہ علاج کے دیرینہ تجربات دا مریکہ و جرمنی کے وسیع معلومات کا مجموعہ ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہمارے ہسپتال میں بغیر دوائی اور اپریشن ہر قسم کے دیرینہ و پوشیدہ اور امراض مخصوصہ کا علاج کیا جاتا ہے۔

دی نیچر کیور کلینک ۴۲ انسپت روڈ لاہور

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی